SHARIA STATUS OF BEARD AND MOUSTACHE

ڈاڑھی اور مونچھوں کی شرعی حیثیت

خالد محمود ریسرچ اسکالر، ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ
محمد اسحٰق اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اصول الدین، جامعہ کراچی
عبدالعلی اچکزئی، شعبہ علوم اسلامیہ بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ

ABSTRACT: *Islam teach us complete way of life. It guides human to face any circumstance from birth to death such as clothing and appearance etc., Beard on male face is one of those guidance, through which male can be differentiated from female. Quran and Sunnah, Ijma and Qiyas (four principles of sharia) has made beard a part of human and Islamic nature. Due to this beard is obligatory and not having beard on face and large mustaches on face is the appearance of non-Muslims. And we are ordered to oppose that appearance. And by leaving beard less than one hand is forbidden, and group of many sins. And Hazrath Muhammad (SAW) also hate them. And according to sharia having beard on face have a lot of benefits for health and not having beard on face is much harmful for health. And cutting beard more than one hand is allowed and as well evident that it is Sunnah and Mustahib, because it is the original quantity of beard. And also it is based on the principles of nature and common sense instead of copying.*

Keywords: *Beard and Moustache, Beard in Sharia, Moustache in Sharia, Facial hears.*

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک کے تمام حالات، مراحل، انسان کی وضع قطع، چال ڈھال، شکل وصورت، طور طریقہ اور تمام چیزوں کے بارے میں راہنمائی موجود ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ کوئی حال کوئی چیز ایسی نہیں جس میں دینِ اسلام کی راہنمائی نہ ہو۔ جو چیز انسان کے لیے فائدہ مند اور ضروری ہے اسلام نے اس کے کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اور جو چیز انسان کے لیے نقصان دہ اور مضر ہے اس سے منع فرمادیا ہے۔ اسلام نے لباس سے متعلق ہدایات کو بھی بڑی اہمیت دی ہے اور یہ چیز دنیا کی تمام اقوام عالم اور تمام ممالک میں بھی مسلم ہے، ہر ملک اور ہر قوم کی کچھ خصوصیات اور امتیازات ہوتی ہیں جو اس کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے ہر حکومت وسلطنت کی فوج کا لباس (وردی) دوسرے ملک سے الگ ہے اسی سے میدان جنگ میں امتیاز ہوتا ہے، اسی طرح ہر ملک کی جھنڈی کا رنگ، ڈیزائن دوسرے ملک کی جھنڈی علیحدہ ہے، پھر ملک کے اندر مختلف شعبوں کا یونیفارم الگ الگ ہے، فوج کا الگ پولیس کا الگ، بری فوج کا الگ، بحری فوج کا الگ، سوار کا الگ پیادہ کا الگ، ٹریفک پولیس کا الگ چیک پوسٹ والے کا الگ اور ڈاکیا کا الگ غرض ہر ایک کا یونیفارم علیحدہ ہے۔ اگر کوئی ملازم بوقت ڈیوٹی اپنی مخصوص یونیفارم میں نہ ہو تو وہ مستوجب سزا ہوتا ہے۔ کسی قوم اور مذہب کا دنیا میں مستقل وجود جب ہی قائم ہو سکتا ہے اور باقی بھی جب ہی رہ سکتا ہے جب کہ وہ اپنی کچھ خصوصیات اور یونیفارم مقرر کرے جس سے ان کی شناخت اور پہچان ہو سکے اور دوسروں سے ممتاز ہو سکے، اسی طرح اسلام نے مسلمانوں

کولباس سے متعلق ایک طرح کے احکامات تو اس طرح دیے ہیں جس سے مسلم اور غیر مسلم میں فرق ہوتا ہے اور ایک طرح کی ہدایات اس طرح ہیں کہ جس سے مرد و عورت میں فرق ہو جاتا ہے۔ مرد کے لیے اس کی جنس کے مطابق احکامات دیے ہیں اور عورت کے لیے اس کی جنس کے مطابق احکامات دیے ہیں تا کہ مرد و عورت کا وہ بنیادی فرق ختم نہ ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے ہر مرد اور عورت کو عطا فرمایا ہے۔ مرد اور عورت میں بدن کے اعتبار سے بھی فرق ہے اور یہ فرق لباس کے فرق سے بھی بڑا ہوا ہے اس لیے کہ لباس تو انسانی جسم سے ایک اضافی اور الگ چیز ہے جب کہ جسم تو ہر انسان کو پیدائشی طور پر دیا گیا ہوتا ہے۔ مرد اور عورت کے جسمانی ساخت میں فرق کے ساتھ ساتھ مرد و عورت کے چہرے پر اگنے والے بالوں کا بھی فرق ہے۔ مرد کے چہرے پر ڈاڑھی آتی ہے اور عورت کے چہرے پر نہیں آتی۔ اسلام میں ڈاڑھی کی کتنی اہمیت ہے؟ اس کی کیا حیثیت ہے؟ سنت ہے یا واجب ہے؟ اس کی شرعی مقدار کتنی ہے؟ اس کی حدود اربعہ کیا ہے؟ ڈاڑھی سے متعلق لوگوں میں پائے جانے والے شکوک و شبہات، غلط فہمیاں اور اعتراضات اور ان کے تسلی بخش جوابات اس زیر تحقیق مقالے میں زیر بحث لایا گیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

موضوع کی اہمیت و ضرورت:۔

ڈاڑھی تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا متفقہ عمل اور مستقل معمول اور خود ہمارے آقا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام و تابعین عظام اور محدثین و فقہائے کرام بلکہ تمام اولیائے کرام کا دائمی عمل ہے۔ ڈاڑھی شرافت اور بزرگی کی علامت ہے۔ نہایت احترام کی چیز ہے۔ چھوٹے اور بڑے میں، اور مرد و عورت میں امتیاز و فرق کرنے والی ہے، **سبحان من زین الرجال باللحی وزین النساء بالذوائب.** ''پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو ڈاڑھی کے ذریعے اور عورتوں کو سر کے بالوں کے ذریعے زینت بخشی'' 1 اسی سے مردانہ شکل کی تکمیل اور صورت نورانی ہوتی ہے۔

ڈاڑھی کا مفہوم اور اس کی حدود اربعہ

ڈاڑھی کو عربی زبان میں ''**لحیة**'' اور انگریزی زبان میں ''Beard'' کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع عربی زبان میں ''**اللحیٰ**'' اور انگریزی زبان میں ''Beards'' آتی ہے۔ قرآن و سنت میں ڈاڑھی کے بارے میں ''**اللحیة**'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اور عربی لغت میں ''**لحی**'' اور ''**لحی**'' منہ کی اس ہڈی یا جبڑے کو کہا جاتا ہے جس پر دانت اگتے ہیں۔ اور جس ہڈی پر دانت اُگتے ہیں وہ انسانی چہرے میں دو قسم کی ہڈیاں ہیں ایک اوپر ہڈی، جس کو اوپر کا جبڑا بھی کہا جاتا ہے اور ایک نیچے کی ہڈی جس کو نیچے کا جبڑا بھی کہا جاتا ہے۔2 کئی احادیث میں منہ کے دونوں جبڑوں یا دانت اگنے والی دونوں ہڈیوں کے لیے ''**لحیین**'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: **من یضمن لی مابین لحییه ومابین رجلیه اضمن له الجنة**.3: ترجمہ: ''جو میرے لیے دونوں جبڑوں کے درمیان کی چیز (یعنی زبان) اور دونوں پیروں

کے درمیان کی چیز (یعنی شرم گاہ کی حفاظت) کی ضمانت دے تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" اس طرح کی احادیث میں "لحیین" یا "لحیية" کے الفاظ سے منہ میں اوپر نیچے کے دونوں جبڑے یا وہ دونوں ہڈیاں مراد ہیں جن پر دانت اگتے ہیں۔اسی مناسبت سے اس ہڈی پر اگنے والے بالوں کو عربی زبان میں "لحية" اور اردو زبان میں "ڈاڑھی" کہا جاتا ہے۔4

ڈاڑھی کی مشروعیت قرآن پاک کی روشنی میں

قرآن مجید میں ہے کہ شیطان نے ملعون و مردود وقت کہا تھا کہ : {ولامرنهم فليغيرن خلق الله} 5 "میں انسانوں کو ضرور حکم دوں گا کہ وہ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی صورت بگاڑا کریں" قرآن مجید کی یہ آیت صاف طور پر اللہ تعالی کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑنے کے شیطانی حکم اور اس کے قبیح اور برا ہونے کی وضاحت کر رہی ہے اور ڈاڑھی کا منڈانا اللہ تعالی کی اس فطری صورت کو بگاڑنے میں داخل ہے۔اسکے علاوہ قرآن پاک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت ہارون علیہ السلام کی ڈاڑھی پکڑنے کا واقعہ مذکور ہے۔لاتاخذبلحيتى ولا براسى.6 ترجمہ: "تم میری ڈاڑھی مت پکڑو اور نہ سر (کے بال) پکڑو"

ڈاڑھی کی مشروعیت احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية.7 ترجمہ: "حضور ﷺ نے فرمایا کہ : مونچھوں کو کاٹنا اور ڈاڑھی کو بڑھانا فطرت میں سے ہے۔" اس حدیث میں ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کو فطرت بتلایا گیا ہے اور فطرت کسے کہتے ہیں اس کے بارے میں صحیح بخاری کی شرح عمدۃ القاری میں ہے کہ : ارادبالفطرة السنة القديمة التى اختارهاالانبياء عليهم السلام واتفقت عليهاالشرائع فكانهاامرجلى فطرواعليه .8 ترجمہ: "اور فطرت سے مراد قدیم (پرانا) طریقہ ہے جس کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اختیار کیا ہے۔اور اس پر تمام شریعتیں متفق رہی ہیں۔گویا کہ یہ ایسا واضح حکم ہے کہ جس پر انبیاء علیہم السلام کو پیدا کیا گیا ہے۔"

اور امام مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ : من الفطرة اى السنة يعنى سنة الانبياء الذين امرنابالاقتداء بهم .9 ترجمہ: "فطرت (یعنی سنت) سے مراد انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے جن کی اقتداء و پیروی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔" اور امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں فطرت کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ : ذهب اكثرالعلماء الى انهاالسنة ،وكذاذكره جماعة غيرالخطابى قالوا:ومعناه انهامن سنن الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم ، وقيل هى الدين .10 ترجمہ: "اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ فطرت سے مراد طریقہ ہے اور اسی طرح سے خطابی کے علاوہ ایک جماعت نے ذکر کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ تمام انبیاء علیہم السلام کے طریقوں میں سے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فطرت سے مراد دین ہے۔"

ڈاڑھی کے بارے میں بعض احادیث میں آتا ہے کہ ڈاڑھی بڑھانا اور مونچھیں کٹانا اسلام کی فطرت میں داخل ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: **ان رسول الله ﷺ قال: ان فطرة الاسلام الغسل يوم الجمعة والاستنان واخذالشارب، واعفاءاللحى.** 11 ترجمہ: "بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اسلام کی فطرت جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، مونچھوں کا کاٹنا اور ڈاڑھی کا بڑھانا ہے۔" اس سے پہلے والی حدیث میں ڈاڑھی بڑھانے کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ اور فطرت ہونا بتلایا جاچکا۔ اور اس حدیث سے ڈاڑھی بڑھانے کا فطرتِ اسلام بھی ہونا معلوم ہو گیا۔ اور ڈاڑھی کے بڑھانے کے فطرت اسلام ہونے کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ ڈاڑھی بڑھانے سے ہی فطرت اسلام کا تقاضہ مکمل ہوتا ہے، چھوٹی چھوٹی اور خشخشی ڈاڑھی رکھنے سے فطرت اسلام کا تقاضہ پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں ڈاڑھی بڑھانا نہیں پایا جاتا ہے۔

ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کا حکم

ڈاڑھی کے بارے میں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عرب میں ڈاڑھی رکھنے کا دستور تھا اس لیے حضور ﷺ خود بھی ڈاڑھی رکھتے تھے اور اسی دستور وعادت کی وجہ سے دوسروں کو بھی ڈاڑھی رکھواتے تھے وگرنہ ڈاڑھی رکھنا نہ کوئی عبادت ہے اور نہ کوئی ضروری اور واجبی حکم ہے۔ حالانکہ بات یہ نہیں ہے کہ بلکہ ڈاڑھی رکھنے اور مونچھیں کٹانے کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا تھا۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ: **امرني ربي باعفاء لحيتي وقص شواربي.** 12 ترجمہ: "مجھے میرے رب نے ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کا حکم فرمایا ہے۔" اور خود حضور اقدس ﷺ نے بھی امت کو ڈاڑھی رکھنے اور مونچھیں کٹانے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: **عن ابن عمررضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: احفوا الشوارب واعفوا اللحى.** 13 ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تم مونچھوں کو پست کرو اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ۔" اس حدیث شریف میں واضح طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرمانے کا ذکر ہے۔ جس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ ڈاڑھی رکھنا اور بڑھانا ہماری شریعت میں واجب اور ضروری درجہ کا حکم ہے۔ کیونکہ اس کا نبی ﷺ نے حکم فرمایا ہے۔

ڈاڑھی کی اہمیت کے بارے میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ "اصلاح الرسوم" میں تحریر فرماتے ہیں کہ: "حضور اقدس ﷺ نے صیغہ امر سے دونوں حکم فرمائے اور امر حقیقتاً وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں حکم (ڈاڑھی بڑھانا، مونچھیں کٹانا) واجب ہیں۔ اور واجب کا ترک کرنا حرام ہے۔ پس ڈاڑھی کا کٹانا اور مونچھیں بڑھانا دونوں فعل حرام ہیں۔ جب اس کا گناہ ہونا ثابت ہو گیا تو جو لوگ اس پر اصرار کرتے ہیں اور اس کو پسند کرتے ہیں اور ڈاڑھی بڑھانے کو عیب جانتے ہیں بلکہ ڈاڑھی والوں پر ہنستے ہیں اور اس کی ہجو کرتے ہیں ان سب مجموعہ امور سے ایمان کا سالم رہنا از بس دشوار ہے۔" 14

ڈاڑھی منڈانا، مونچھیں بڑھانا غیروں کا طریقہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ : **قال رسول اللہ ﷺ:قصواالشوارب،واعفوااللحی ،ولاتمشوافی الاسواق الاوعلیکم الازرانه لیس منامن عمل بسنة غیرنا**.15 ترجمہ:''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ :مونچھوں کا کٹاؤاور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤاور بازاروں میں بغیر تہبند کے (یعنی ستر کھول کر) نہ چلو، بے شک جس نے ہمارے غیروں کے طریقہ پر عمل کیا وہ ہم میں سے نہیں۔'' کیونکہ مونچھیں بڑھانااور ڈاڑھی کٹانا بھی غیروں کا طریقہ ہے اس لیے جو شخص مونچھیں بڑھائے یاڈاڑھی کٹائے تو اس کے لیے یہ وعید ہے کہ حضور ﷺ نے اس کو اپنی جماعت سے باہر کا شخص قرار دیا، جو کہ ان دونوں گناہوں پر بہت سخت وعید ہے۔اسی طرح حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ : **ان رسول اللہ ﷺقال:من لم یاخذمن شاربه فلیس منا**.16 ترجمہ:''بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : جس نے اپنی مونچھیں نہیں کاٹیں تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

اس حدیث پاک کی تشریح میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ اپنی کتاب ''ڈاڑھی کا وجوب'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

''کس قدر سخت وعید ہے لمبی لمبی مونچھوں والے اپنے آپ کو شریف سمجھیں اور سرکاری کاغذات میں اپنے آپ کو مسلمان بھی لکھوادیں مگر سید الکونین ﷺ ان لوگوں کو اپنی جماعت میں شمار کرنے سے انکار فرماتے ہیں۔طبع سلیم بھی مونچھوں کے بڑھانے سے کراہت کرتی ہے۔پانی چائے وغیرہ پینے کی جتنی چیزیں بھی منہ میں جائیں گی وہ مونچھوں کے دھوؤں کے ساتھ جائیں گی۔اگر کوئی شخص کہے کہ مونچھوں کو دھو کر پیالی میں رکھ کر اس کو پی لیں تو کس قدر گھن آئے گی لیکن پانی اور پینے کی چیز کا ہر گھونٹ اس دھوؤں کے ساتھ اندر جارہا ہے مگر ذرا بھی گھن نہیں آتی۔''17

ان تمام روایتوں اور اکابرین واسلاف کی تحریرات سے معلوم ہوا کہ ڈاڑھی منڈانااور مونچھیں بڑھانا غیروں کا (اعاجم یعنی مشرکین ،کفار، یہود و نصاریٰ) طریقہ ہے جس کی مخالفت کا ہمارے دین وشریعت میں حکم ہے۔اور یہ باقاعدہ شریعت میں مطلوب و ماموربی حکم ہے۔چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:**عن النبی ﷺقال :خالفواالمشرکین وفرورااللحی واحفواالشوارب**.18 ترجمہ:''حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :مشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیوں کو بڑھاؤاور مونچھیں پست (یعنی چھوٹی) کرو''اس حدیث میں ڈاڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کا حکم فرمانے کے ساتھ ساتھ مشرکین کی مخالفت کی بھی حکم فرمادیا کیونکہ بعض مشرکین مونچھیں لمبی لمبی رکھتے تھے اور ڈاڑھی نہیں بڑھاتے تھے۔اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ان الفاظ میں مروی ہے: **قال النبی ﷺ:خالفوا المجوس احفواالشوارب واعفوااللحیٰ**.19 ترجمہ:''نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجوسیوں (یعنی آتش پرستوں) کی مخالفت کرو مونچھیں پست (یعنی چھوٹی) کرواور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ''اس روایت میں مشرکین کے ایک خاص مذہب والوں یعنی مجوس کا ذکر فرما کر ان کی مخالفت کرنے اور ڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرمایااور مجوسیوں میں ڈاڑھی منڈانے اور کاٹ کر چھوٹی کرنے دونوں کا رواج تھا۔

قدم علی رسول اللہ ﷺ وفدمن العجم قدحلقوالحاهم وترکوااشواربهم ،فقال رسول اللہ ﷺ: خالفواعلیهم فحفوا الشوارب واعفوااللحی.20 ترجمہ:"حضور ﷺ کے پاس عجم (یعنی غیر عرب) کاایک وفد حاضر ہوا جنہوں نے اپنی ڈاڑھیوں کو منڈایا ہوا تھا اور اپنی مونچھوں کو لمبا چھوڑا ہوا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ تم ان لوگوں کی مخالفت کرو اور مونچھیں پست (یعنی چھوٹی) کرو اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔"

حضور ﷺ نے ان غیر عربیوں کے ڈاڑھی منڈانے کے عمل کی مخالفت کا حکم دیتے ہوئے صرف ڈاڑھی منڈانے سے منع نہیں فرمایا بلکہ ڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا جس میں ڈاڑھی منڈانے کی ممانعت بھی آگئی اور ڈاڑھی چھوٹی رکھنے کی ممانعت بھی آگئی ۔ غیر مسلموں کے ساتھ ظاہری مشابہت بھی اختیار نہیں کرنی چاہیے کہ اس سے آہستہ آہستہ باطن بھی ان ہی جیسا ہو جاتا ہے اور آخر کار دین و مذہب بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے (الامان والحفیظ)۔

ڈاڑھی کی مشروعیت اقوالِ فقہاء کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عظام کی روایات و آثار فقہاء و محدثین کے اقوال و عبارات سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے بھی دراصل مذکورہ احادیث و روایات اور آثار کی پیروی کرتے ہوئے ہی ڈاڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے کم کرانے کو گناہ اور ایک مٹھی سے زائد کاٹنے کو جائز قرار دیا ہے۔ چاروں ائمہ فقہ (حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک مٹھی تک ڈاڑھی رکھنا واجب اور ضروری ہے۔ اور ڈاڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ مٹھی سے ڈاڑھی کم کرنے والا فاسق و فاجر اور گنہگار ہے۔

اساطین علماء کی چند تصریحات درج ذیل ہیں: علامہ محمود خطاب لکھتے ہیں : **فلذالک کان حلق اللحیة محرماعندائمة المسلمین المجتهدین :ابی حنیفة ومالک والشافعی واحمدوغیرهم.اقوال الفقهاء الذین قصدوالاستنباط الاحکام صریحة فی التحریم کماهومقتضی الاحادیث فیعمل علی مقتضاهااذالواجب علی المکلف ولاسیمااهل العلم ان لایخرجواعن العمل بالاحکام الواردة علی لسان الرسول ﷺ**.21 ترجمہ:"اسی وجہ سے تمام مجتہدین جیسے حضرت امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ وغیر ھم کے نزدیک ڈاڑھی منڈانا حرام ہے۔ تمام فقہاء کرام کے اقوال جو مسندِ اجتہاد پر جلوہ افروز ہیں ڈاڑھی منڈانے کی حرمت کو صراحۃ بیان کرتے ہیں جیسا کہ احادیث کا مقتضیٰ ہے۔ لہذا تمام مکلفین خصوصاً اہل علم کے حضرت حکیم الامت تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔" "در مختار کا قول" **لم یبحه احدنص فی الاجماع**"22 ترجمہ:"ڈاڑھی منڈانے کی حرمت پر اجماع کی صریح دلیل ہے۔" ان اجماعی حوالوں کے بعد اب ذیل میں مذاہب اربعہ کے فقہاء کی تصریحات علیحدہ علیحدہ درج کی جاتی ہیں۔

فقہ حنفی کی تصریحات:

در مختار میں ہے کہ: **واماالاخذمنهاوهی دون ذالک کمایفعله بعض المغاربة ،ومخنثة االرجال فلم یبحه احد،واخذکلهافعل هنودالهندومجوس الاعاجم** .23 ترجمہ: "اور (ڈاڑھی) ایک مٹھی سے کم کرنا جیساکہ بعض مغرب کے لوگ اور مردوں میں ہیجڑے (مزاج والے) کرتے ہیں ۔تو یہ کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں ،اور پوری ڈاڑھی منڈادینا ہند کے یہودیوں اور عجمی مجوسیوں کا فعل ہے۔"

اسی طرح علامہ شامی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ: "**وکذایحرم علی الرجل قطع لحیته**".24 ترجمہ: "اور اسی طرح مرد پر اپنی ڈاڑھی منڈانا حرام ہے۔"

مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ ابوداود شریف کی شرح "**بذل المجهود**" تحریر فرماتے ہیں کہ: **فعلم من ذالک ان مایفعله بعض من لاخلاق له فی الدین من المسلمین فی الهندوالاتراک حرام** .25 ترجمہ: "ہندو ترک کے بعض کم نصیب مسلمان جو کام (ڈاڑھی مونڈنا) کرتے ہیں اس کا حرام ہونا (حدیث سے) معلوم ہو گیا۔"

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ: **واماتقصیراللحیة بحیث تصیرقصیرة من القبضة فغیرجائزفی المذاهب الاربعة** .26 ترجمہ: "اور ڈاڑھی کا اس طرح کاٹنا کہ وہ ایک مٹھی سے کم ہو جائے تو یہ چاروں مذاہب (فقہاء کرام) میں سے کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے۔"

مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ: "ڈاڑھی منڈانا یا اتنی کتروانا کہ ایک مٹھی سے کم رہ جائے حرام ہے۔".27

فقہ شافعی کی تصریحات:

شوافع کی کتاب حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج میں ہے کہ: **فی حاشیة الکافیة بان الشافعی رضی الله عنه نص فی الام علی التحریم قال :الزرکشی وکذاالحلیمی فی شعب الایمان واستاذه القفال الشاشی فی محاسن الشریعة .وقال الاذرعی :الصواب تحریم حلقهاجملة لغیرعلة بهاکمایفعله القلندریة** .28 ترجمہ: "کافیہ کے حاشیہ میں ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الام" میں وضاحت فرمائی ہے ڈاڑھی مونڈنے کے حرام ہونے پر اور امام زرکشی اور حلیمی نے شعب الایمان میں اور ان کے استاد قفال شاشی نے محاسن شریعت میں اسی طرح فرمایا۔ اور اوذاعی نے فرمایا کہ درست بات یہ ہے کہ ڈاڑھی مونڈنا سب کو حرام ہے۔ بغیر کسی بیماری کے جیسا کہ قلندریہ لوگ مونڈتے ہیں۔"

فقہ مالکی کی تصریحات:

فقہ مالکی کے مشہور عالم شیخ احمد نفراوی مالکی، ابوزید کے رسالہ کی شرح میں لکھتے ہیں۔ **فماعلیه الجندفی زمانامن امرالخدم بحلق لحاهم دون شواربهم .لاشک فی حرمته عند جمیع الائمة لمخالفته لسنة ا لمصطفی ﷺ ولموافقته**

لفعل الاعاجم والمجوس.29 ترجمہ: ''ہمارے زمانہ کے فوجیوں کا جو ڈاڑھی منڈانے اور مونچھیں نہ منڈوانے کا طریقہ ہے وہ بلاشک وشبہ حرام ہے تمام ائمہ دین کے نزدیک۔ کیونکہ یہ سنت مصطفوی کے خلاف ہے اور عجمیوں اور مجوسیوں کی موافقت ہے۔''

فقہ حنبلی کی تصریحات:

الاقناع فقہ حنبلی کی مفتٰی بہ کتاب ہے مصنف لکھتے ہیں۔ **واعفاء اللحية واجب ويحرم حلقها**.30 ترجمہ: ''ڈاڑھی چھوڑنا واجب ضروری ہے اور اس کا منڈانا حرام ہے۔''

فقہ ظاہری کی تصریحات: وکان من عادة الفرس قص اللحية ،فنهى الشارع من ذالک وامرباعفائها.31 ترجمہ: ''مجوسیوں کی عادت ڈاڑھی منڈانا تھا اس لیے شارع نے اس سے روکا اور اسکو چھوڑے رکھنے کا حکم دیا۔''

مذاہب اربعہ کے فقہاء کرام اور دیگر فقہاء کرام کی تصریحات اور دلائل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ : ''کہ ڈاڑھی رکھنا واجب اور اس کا منڈانا، یا ایک مٹھی سے کم کرنا حرام ہے۔''

ڈاڑھی کی شرعی مقدار

ڈاڑھی کی شرعی مقدار کے بارے میں حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **فقديحتمل ان يكون لعفوااللحى حدوهوماجاء عن الصحابة فى ذلک فروى عن ابن عمرانه كان يقبض على لحيته فمافضل عن كفه امرباخذه،وكان الذى يحلق راسه يفعل ذلک بامره وياخذعارضيه ويسوى اطراف لحيته وكان ابوهريرة ياخذبلحيته ثم ياخذمايجاوزالقبضة**.32 ترجمہ: ''نبی کریم ﷺ نے جو ڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا اس میں اس بات کا احتمال وامکان ہے کہ ڈاڑھی بڑھانے کی کوئی حد مقرر ہو اور وہ مقدار وہ ہے جو اس سلسلہ میں صحابہ سے مروی ہے۔ پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ک وہ اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑتے تھے، پس جو ڈاڑھی ان کی مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیا کرتے تھے، اور جو آپ کے سر کو مونڈتا تھا وہ آپ کے حکم سے ایسا کرتا تھا۔ اور وہ رخسار کے (یعنی اوپر کے جبڑے پر اگنے والے) بالوں کو کاٹ دیا کرتے تھے اور اپنی ڈاڑھی کے کناروں کو برابر کر لیا کرتے تھے۔ اور حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑتے تھے اور جو مٹھی سے زائد ہوتی اس کو کاٹ دیا کرتے تھے۔''

عظیم محدث امام بیہقی رحمہ اللہ (جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک کے حامی ہیں) کے اس کلام سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے جو ڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا ہے اس کی مقدار میں وہ احتمال قوی ہے جو صحابہ کرام سے مروی ہے اور وہ ایک مٹھی کی مقدار ہے۔ در مختار میں ہے کہ: **بقدرالمسنون وهوالقبضة**.33 ترجمہ: ''ڈاڑھی کی سنت مقدار ایک مٹھی ہے۔''

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ اس قول کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: **هوان يقبض الرجل لحيته فمازادمنهاعلى قبضة قطعه كذاذكره محمدفي كتاب الاثارعن الامام قال وبه ناخذ**.34 ترجمہ:"آدمی اپنی ڈاڑھی اپنی مٹھی میں پکڑلے جو بال مٹھی سے زائد نکلے ہو اس کو کاٹ لے اسی طرح ذکر کیا ہے امام محمد رحمہ اللہ نے کتاب الاثار میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے۔"

مذکورہ بالا اقوال فقہاء کرام و مجتھدین سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ ڈاڑھی کی سنت مقدار ایک مٹھی/مشت/قبضہ ہے جو کہ واجب ہے، اور مٹھی کی مقدار سے ڈاڑھی بڑھانا واجب نہیں بلکہ اس کے بعد اضافی بالوں کو کاٹ دینا کم از کم جائز جبکہ بعض کے نزدیک سنت و مستحب ہے اور یہی حق اور صحیح ہے۔

ڈاڑھی اور اس کی مقدار اطباء اور حکماء کی نظر میں

اب تک ڈاڑھی کے شرعی پہلو کے اعتبار سے بحث کی گئی ہے اور اگر طبّی پہلو سے غور کیا جائے تو طبّی اعتبار سے بھی ڈاڑھی کی افادیت اور اس کے منڈانے کا ضرر اور نقصان طے شدہ ہے۔ چنانچہ قدیم طب میں تو یہ بات پہلے ہی سے طے شدہ تھی کہ ڈاڑھی مرد کے لیے زینت اور گردن وسینہ کے لیے بڑی محافظ ہے مگر بعد کے تحقیق دانوں کی تحقیق سے بھی معلوم ہوا کہ ڈاڑھی صحت کے لیے انتہائی مفید چیز ہے۔ اور اس کو منڈانے سے صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ ماہرین کی رائے یہ ہے کہ: "ڈاڑھی کے موجود ہونے سے مضر جراثیم حلق اور سینے میں پہنچنے سے رکے رہتے ہیں۔ اور اس کے برعکس متعدد ماہرین کی رائے کے مطابق ڈاڑھی منڈانے سے مردانہ قوت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے ان کا کہنا ہے کہ اگر سات نسلوں تک ڈاڑھی منڈانے کی عادت قائم رہے تو آٹھویں نسل بغیر ڈاڑھی کے پیدا ہوگی۔ ڈاڑھی مونڈنے سے دماغ پر برا اثر پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو جاتا ہے اور دیگر کئی دماغی بیماریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ڈاڑھی منڈانے سے پھیپھڑوں کی متعدد بیماریاں (مثلاً نمونیہ، سل وغیرہ) پیدا ہوتی ہیں۔ ڈاڑھی کو بار بار مونڈنے سے آنکھوں کی رگوں پر برا اثر پڑتا ہے اور نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ (جس کی آج کل اکثر لوگوں کو شکایت ہے) اور اگر ڈاڑھی کو ایک مٹھی ہونے کے بعد بھی نہ کاٹا جائے اور اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو ڈاڑھی کے بالوں کا اوپر والا حصہ پتلا ہوتا چلا جاتا ہے جس کے نتیجے میں سر میں اثر پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے عقل اور دماغ میں فتور اور کمزوری پیدا ہوتی ہے۔"35

اس بارے میں سب سے زیادہ واضح تحریر امریکن ڈاکٹر چارلس ہومر کی ہے جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا بلفظہ ترجمہ یہ ہے:

"ایک مضمون نگار نے ڈاڑھی مونڈنے کے لیے برقی سوئیاں ایجاد کرنے کی مجھ سے فرمائش کی ہے تاکہ وہ تمام وقت جو ڈاڑھی مونڈنے کی نظر ہوتا ہے بچ جائے۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر ڈاڑھی کے نام سے لوگوں کو لرزہ کیوں چڑھتا ہے؟ لوگ جب سروں پر بال رکھتے ہیں تو پھر چہرہ پر ان کے رکھنے میں کیا عیب ہے؟ کسی کے سر پر سے اگر کسی جگہ کے بال اڑ جائیں تو اسے گنج کے اظہار سے شرم آیا کرتی ہے۔ لیکن یہ عجیب تماشہ ہے کہ اپنے چہرہ کو خوشی سے گنجا کر لیتے ہیں اور اپنے کو ڈاڑھی سے محروم کرتے ذرا نہیں شرماتے، جو کہ

مرد ہونے کی سب سے زیادہ واضح علامت ہے۔ڈاڑھی اور مونچھیں انسان کے چہرہ کو مردانہ قوت،استحکام سیرت کمال فردیت اور علامتِ امتیاز بخشتی ہیں ۔ اوراس کا بقاء وتحفظ بھی دلیری کی بناء پر ہوتا ہے۔یہی تھوڑے سے بال ہیں جو مرد کو زنانہ صفات سے ممتاز بناتے ہیں، کیونکہ اس کے علاوہ بدن کے تمام بالوں میں مرد اور عورت دونوں مشترک ہیں۔عورتیں اپنے دلوں میں ڈاڑھی اورمونچھوں کی بڑی قدر رکھتی ہیں اور باطن میں بے ریش مردوں کی بہ نسبت باریش مردوں کی زیادہ دلدادہ ہوتی ہیں ۔اور بظاہر تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کو ڈاڑھی اور مونچھیں اچھی معلوم نہیں ہوتیں، لیکن اس کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ فیشن کی غلام اور لباس کی ماتحت ہوا کرتی ہیں۔اور بد قسمتی سے آج کل ڈاڑھی اور مونچھیں فیشن کی بارگاہ سے مردود ہو چکی ہیں، نتھنوں اور منہ کے سامنے تھوڑے سے بالوں کی موجودگی ایک اچھی چھلنی کا کام دیتی ہے اور مضرت رساں خاک مٹی اور بہت سے جراثیم ناک اور منہ میں نہیں جانے پاتے، لمبی اور گھنی ڈاڑھی گلے کو سردی کے اثرات سے بچائے رکھتی ہے۔" 36

ڈاڑھی منڈانے اور کٹانے میں پائے جانے والے دیگر گناہ

ڈاڑھی منڈانا بظاہر ایک گناہ ہے لیکن در حقیقت اس عمل میں کئی گناہ پائے جاتے ہیں جن کا ذیل میں اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ایک گناہ یہ کہ گناہ علانیہ (کھلم کھلا) گناہ ہے۔جو لوگوں کی نظروں سے مخفی نہیں رہتا اور گناہ کو ظاہر کرنا بھی مستقل گناہ ہے۔حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: **سمعت رسول اللہ ﷺ یقول :کل امتی معافی الا المجاھرین** .37 ترجمہ:"میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: میری سب امت کی معافی کر دی جائے گی مگر کھلم کھلا گناہ کرنے والوں کی نہیں۔"

ڈاڑھی منڈانے میں ایک گناہ یہ ہے کہ اس عمل میں اللہ تعالی کے عطا کردہ مردانی چہرہ کے حسن وجمال اور زینت کو تبدیل کر کے حلیہ خراب کرنا(یعنی مثلہ بنانا)اور اپنی فطری شکل کو بگاڑنا اور تغییر خلق اللہ (یعنی اللہ تعالی کی فطرت وخلقت کو بدلنا) پایا جاتا ہے۔اور یہ دونوں عمل یعنی مثلہ بنانا اور تغییر خلق اللہ حدیث کی رو سے ممنوع ہیں۔

ڈاڑھی منڈانے میں ایک گناہ یہ پایا جاتا ہے کہ اس میں کافروں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔اور اسی وجہ سے حضور ﷺ نے ڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرماتے وقت کافروں کی مخالفت کا بھی ذکر فرمایا ہے۔اور احادیث میں کافروں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے پر بڑی سخت وعیدیں آئیں ہیں۔چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: **ان رسول اللہ ﷺ قال :لیس منامن تشبہ بغیرنالاتشبھوابالیھودولابالنصاری** .38 ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیروں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے۔اور تم نہ یہود کے ساتھ مشابہت اختیار کرو اور نہ نصاریٰ (یعنی عیسائیوں) کے ساتھ ۔"

ڈاڑھی منڈانے میں پائے جانے والے گناہوں میں سے ایک گناہ ''خواتین کے ساتھ مشابہت'' اختیار کرنا پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ڈاڑھی کو اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کے درمیان امتیازی شرف کی چیز بنایا ہے۔اور جس عمل میں عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا پایا جاتا ہو ایسے عمل کو اختیار کرنا احادیث کی روسے گناہ بلکہ باعثِ لعنت عمل ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ : **لعن رسول الله ﷺ المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال** .39 ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔''

ڈاڑھی منڈانے میں پائے جانے والے گناہوں میں سے ایک گناہ یہ ہے کہ ڈاڑھی منڈا کر یا ایک مٹھی سے کم کرا کر جب تک انسان اس عمل کا مرتکب رہتا ہے اس وقت تک اس کا گناہ برابر جاری رہتا ہے۔ یعنی یہ گناہ مسلسل ، مستمر اور جاری گناہ ہے وقتی اور عارضی گناہ نہیں ہے۔ ڈاڑھی منڈانے والا گنہگار رہتا ہے اور ڈاڑھی منڈانے کا گناہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔اس کے جاگنے کی حالت میں ، نیند کی حالت میں ، کھانے کی حالت میں ، پینے کی حالت میں ، عبادت (نماز ، روزہ ، زکوٰۃ ، حج ، تلاوتِ قرآن پاک اور اللہ تعالیٰ کا مبارک ذکر) کی حالت میں ، حضور پاک ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی حالت میں ، تہجد ، اشراق ، اوابین اور چاشت وغیرہ نفلی نمازوں کی حالت میں ، بازار میں خریداری کرتے ہوئے ، کوئی چیز بیچتے ہوئے ، کوئی معاملہ کرتے ہوئے ، دین وایمان کی بات سنتے اور بولتے ہوئے ، مسجد میں ، گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھنے کی حالت میں ، خوشی غمی کی حالت میں ، قضاء حاجت کی حالت میں ، غرض یہ کہ یہ گناہ مسلسل اور مستمر اور جاری گناہ ہے۔

خلاصہ بحث: ڈاڑھی کی شرعی حیثیت قرآن وسنت ، اجماع اور شرعی قیاس (چاروں شرعی اصولوں) کی روشنی میں تفصیلی طور پر سامنے آگئی ہے۔ جس سے اس بات کے سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں رہی کہ کم از کم ایک مشت ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور اس کو منڈا دینا یا کٹا دینا حرام اور کئی گناہوں کا مجموعہ اور نبی کریم ﷺ کی اذیت و نفرت کا باعث ہے اور ایک مٹھی کی مقدار پوری ہونے کے بعد زائد بالوں کو کٹا دینا بلاشبہ جائز بلکہ بہت سے حضرات کے نزدیک سنت و مستحب ہے۔ کیونکہ ڈاڑھی کی شرعی مقدار ہے جو نقل کے علاوہ فطرت اور عقل کے اصولوں پر مبنی ہے۔ لہذا مسلمانوں کو عقیدت و محبت اور شوق وذوق کے ساتھ شرعی ڈاڑھی رکھنے کا اہتمام کرنا چاہیے، تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور یہ کہنے کی سعادت حاصل کر سکیں کہ : **﴿تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں﴾**

{حوالاجات}

1(ترمذی ،محمدبن عیسی ،جامع الترمذی (کراچی :قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸) ابواب الادب ،باب فی التوقیت فی تقلیم الاظفاروا خذالشارب ،رقم الحدیث :۲۷۵۹)

2(بلیاوی ،مولاناعبدالحفیظ ،مصباح اللغات ،(لاہور:المصباح،۱۹۵۳)،ص۷۷۲)
3بخاری ،محمدبن اسماعیل ،الصحیح البخاری ،(کراچی :قدیمی کتب خانہ،۱۹۳۸)کتاب الرقاق،باب حفظ اللسان)
4(رضوان ،مفتی محمد،ڈاڑھی کاشرعی حکم ،(راولپنڈی :ادارہ غفران ،۲۰۰۹)ص۲۰۴)
5(سورۃ النساء،۱۱۹:۴)عثمانی ،مفتی شفیع،معارف القرآن (کراچی :ادارۃ المعارف ۲۰۰۳،ج ۲ص۵۴۹)
6(سورۃ طہ،۹۴:۲۰)عثمانی ،مفتی شفیع،معارف القرآن (کراچی :ادارۃ المعارف۲۰۰۳ ج ۶ص۱۴۰)
7قشیری،مسلم، الصحیح المسلم، (کراچی: قدیمی کتب خانہ،۱۹۳) کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرۃ، رقم الحدیث:۲۷۵۷)
8(عینی، محمود، عمدۃ القاری، بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرۃ، رقم الحدیث:۲۴۸۷)
9 مناوی، عبدالرؤف، فیض القدیر شرح جامع الصغیر مصر: المکتبۃ التجاریۃالکبری،۱۳۵۶کتاب الادب ،باب فی الفطرۃ والختان ،ج :۴ص۳۱۶رقم الحدیث :۵۴۳۲)
10(نووی ،یحی بن شرف،المنہاج (بیروت :دارالفکر،۱۹۴۳)کتاب الطہارۃ ،باب خصال الفطرۃ، ج: ۳ص۱۴۸)
11(ابن حبان ،امام حاتم محمد،صحیح ابن حبان(کراچی :قدیمی کتب خانہ،۱۳۸۱ھج)کتاب الطہارۃ ،ذکرالبیان بان الاغتسال للجمعۃمن فطرۃ الاسلام،رقم الحدیث:۱۲۲۱)
12(ابوداود،سلیمان، سنن ابی داود کراچی: قدیمی کتب خانہ،۱۹۳۰ باب ماجاءفی قص الشارب، رقم الحدیث۴۶۰۴)
13(قشیری، مسلم، الصحیح المسلم (کراچی :قدیمی کتب خانہ،۱۹۳۰)کتاب اللباس ،باب اعفاءاللحی ،رقم الحدیث:۵۸۹۳)
14(تھانوی، اشرف علی ،اصلاح الرسوم(کراچی : اسلامی کتب خانہ ،۱۳۹۳ھج)باب اول ،فصل چہارم ،ص۲۱)
15(طبرانی سلیمان بن احمد،المعجم الکبیر(موصل :مطبۃ الزہراءالحدیثۃ،۱۹۸۴)ج:۱ص۲۷۷،رقم الحدیث:۱۱۷۲۴)
16(ترمذی، محمدبن عیسی، جامع الترمذی، قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸، باب ماجاءفی قص الشارب، رقم الحدیث:۱۷۲۸
17(شیخ الحدیث،مولانازکریا،ڈاڑھی کاوجوب (کراچی :گاباسنز،۲۰۱۵)صفحہ:۲۰،۲۸)
ٍ18(بخاری، محمدبن اسماعیل،الصحیح البخاری قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸)کتاب الادب ،باب ماقالوافی الاخذمن اللحیۃ
19ترمذی، محمدبن عیسیٰ،جامع الترمذی قدیمی کتب خانہ،۱۹۳۸)، باب ماجاءفی قص الشارب ،رقم الحدیث :۱۷۸۹
20(ابن ابی شیبہ، عبداللہ، مصنف ابن ابی شیبہ، ادارۃ القرآن ،۱۴۰۴ھج)، باب ماقالوافی الاخذمن اللحیۃ، نمبر:۲۵۹۹۱)
21(علامہ محمودبن محمدخطاب ،المنہل العذب المورودفی شرح سنن ابی داود(کراچی :قدیمی کتب خانہ،س ن)ج:۱ص۱۸۶)
22(حکیم الامت،مولانااشرف علی،بوادرالنوادر(کراچی :اسلامی کتب خانہ ،س ن)ص۴۴۳)
23(علاءالدین محمدبن علی الحصکفی ،الدرالمختار، ایچ .ایم سعیدکمپنی،۱۴۰۶ باب مایفسدالصوم ومالایفسدہ،ج:۲ص۴۱۸)
24(شامی، ابن عابدین ،ردالمحتارعلی الدرالمختار، ایچ.ایم سعیدکمپنی،۱۴۰۶،باب مایفسدالصوم ومالایفسدہ ،ج۲ص۴۲۴)
25(سہارنپوری ،مولاناخلیل احمد،بذل المجھودفی حل ابی داود(کراچی :مکتبۃ الشیخ،س ن)ج: ۱ص۳۳)
26(کشمیری ،علامہ انورشاہ،العرف الشذی (کراچی :اسلامی کتب خانہ ،س ن)
27(مفتی عبدالرحیم لاجپوری ،فتاوٰی رحیمیہ ،(کراچی :اسلامی کتب خانہ ،(س ن)،ج :۱ص۷۵)
28 احمدبن قاسم، حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج، بیروت، دارالکتب العلمیہ، باب فی العقیقۃ،ص۳۷۶)
29(شیخ احمدبن غنیم ،الفواکہ الدوانی علی رسالۃ ابن ابی زید(بیروت:دارالمعرفۃ،س ن)باب فی الفطرۃ، ج۲،ص۳۰۷)
30(ابوالنجاءشرف الدین موسی حجاوی مقدسی ،الاقناع فی فقہ الامام احمد(بیروت:دارالکتب العلمیہ،(س ن)کتاب الطھارۃ،باب فی الامتشاط والادھان.ج:۱ص۲۰)

31(قاضی محمدبن علی شوکانی ،نیل الاوطار(بیروت :داراحیاءالتراث العربی،(س ن)ج:۱ص۱۰۷)

32(امام بیہقی ،شعب الایمان (کراچی :قدیمی کتب خانہ ،(س ن)فصل فی الاخذمن اللحیۃ والشارب،ج:۸ص۴۱۱)

33 محمد بن علی الحصکفی، الدرالمختار, ایچ .ایم سعیدکمپنی ،۱۴۰۶, باب مایفسدالصوم ومالایفسدہ،ج:۳ص۴۳۱)

34(شامی, ابن عابدین، ردالمحتار (کراچی :ایچ .ایم سعیدکمپنی،۱۴۰۶ھج)کتاب الصوم ،باب مایفسدومالایفسدہ،ج:۳ص۴۷۳)

35(لکیھم پوری, حکیم شمیم احمد،ڈاڑھی طبی نقطہ نظرسے(دیوبند:کتب خانہ دارالعلوم دیوبند،۱۹۸۹)،ص۱۶۷)

36(ایضا،صفحہ۲۸۹)

37(بخاری، محمد، الصحیح البخاری, قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸)کتاب الادب ،باب سترالمومن علی نفسہ ،رقم الحدیث:۲۹۹۰)

38(ترمذی ،محمد، جامع الترمذی, کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸ ابواب الاستئذان، باب ماجاءفی کراہیۃاشارۃ الیدبالسلام)

39(بخاری ،محمدبن اسماعیل ،الصحیح البخاری (کراچی :قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸)کتاب اللباس ،باب المتشبھون بالنساءوالمتشبھات بالرجال ،رقم الحدیث:۵۸۸۵)